

جناب پروفیسر ڈاکٹر غلام محمد *

تولید و پیدائش کے جدید طریقے

(سٹ ٹیوب بے بی و سر و گیٹ ماں اور اس سے متعلقہ مسائل)

زمانہ قدیم سے انسان کے ذہن میں یہ سوال ابھرتا رہا ہے کہ رحم مادر میں انسان کی پیدائش کیسے ہوتی ہے اور کن مراحل سے گزر کر نطفہ ایک خوبصورت انسان کا روپ دھار لیتا ہے؟ اس قسم کے سوالات کے تسلی بخش جواب پانے کے لئے انسان کو کئی صدیوں تک انتظار کرنا پڑا۔ تا آنکہ ۱۷ ویں صدی میں جدید علم الاجزہ (Embryology) نے انسانی ذہن میں ابھرنے والے اکثر سوالات کے تسلی بخش جوابات دینے کی کوشش کی ۱۷ ویں صدی سے قبل انسانی پیدائش کے بارے میں مختلف قسم کے نظریات تھے جو تمام تر مفروضات پر مبنی تھے۔ ان کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ ایک مکتبہ فکر کا خیال تھا کہ انسانی پیدائش حیض کے خون سے ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ عورت کے حاملہ ہونے کے بعد اس کی ماہواری بند ہو جاتی ہے۔^(۱)

۲۔ ایک اور مکتبہ فکر کا خیال تھا کہ رحم مادر میں انسان کی تخلیق صرف مرد کے منی سے ہوتی ہے اور منی میں اگر معمولی سی کمی ہو جائے تو اسی حساب سے انسان نامکمل پیدا ہوتا ہے۔

۳۔ ۱۶۷۲ء میں جب ڈی گراف (De-Graff) نامی سائنسدان نے زنانہ نطفہ (بیضہ) کا پتہ چلایا تو سائنسدانوں نے یہ نظریہ قائم کر لیا کہ اس بیضہ میں پہلے سے بنایا (Pre formed) ایک چھوٹا سا نظر نہ آنے والا انسان موجود ہوتا ہے۔ اور رحم میں داخل ہونے کے بعد اسکی نمو (Growth) شروع ہو جاتی ہے۔ سائنسدانوں کی اس جماعت کو اوویسٹس (Ovists) کہا جانے لگا۔^(۲)

۴۔ ۱۶۷۷ء میں جب ہیم (Hamm) اور لی یون ہاک (Lee U Von Hoek) نے مادہ منویہ میں جوہر انسانی سپرمیٹوزو (Spermatozoa) کا پتہ چلایا^(۳) تو سائنسدانوں کی ایک جماعت نے کہا شروع کر دیا۔ کہ مرد کے مادہ منویہ میں پہلے سے بنایا انسان موجود ہوتا ہے، سائنسدانوں کے اس مکتبہ فکر کو سپرمسٹس (Spermists) کہا جانے لگا۔^(۴)

* ایسوسی ایٹ پروفیسر جیمز مین - ڈیپارٹمنٹ آف اسلاک تھیالوجی اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور

۱۷۷۵ء تک ان مختلف الخیال سائنسدانوں میں سے کسی نے بھی انسانی تخلیق کے لئے مردانہ و زنانہ نطفوں کی اہمیت کی نشان دہی نہیں کی تھی۔ ۱۷۷۵ء میں سپلین زانی (Spallan Zani) نے پہلی بار اس کا انکشاف کیا کہ جنین (Embryo) کی تخلیق کے لئے مرد و عورت دونوں کے نطفوں کا ہونا ضروری ہے۔ (۵)

لیکن ان کے برعکس جب ہم ان سائنسی معلومات کا قرآن حکیم اور نبی کریمؐ کی احادیث سے موازنہ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ قرآن حکیم نے نہایت صراحت کے ساتھ انسانی تخلیق کے لئے مرد و عورت دونوں کا وجود لازمی قرار دیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے: **يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنَا خَلَقْتُكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَانْثَى** (۶)

ترجمہ: ”اے لوگوں! ہم نے تمہیں مرد و عورت (دونوں) سے پیدا کیا۔“
نبی کریمؐ نے نہایت دو ٹوک الفاظ میں انسانی تخلیق کے لئے نطفہ الرجل اور نطفہ المرأة کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے ایک یہودی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

يَا يَهُودِي! مَنْ كُلٌّ يَخْلُقُ مِنْ نُطْفَةِ الرَّجُلِ وَ مِنْ نُطْفَةِ الْمَرْأَةِ (۷)
یعنی اے یہودی انسان مرد و عورت دونوں کے نطفوں سے پیدا کیا گیا ہے۔

مرد و عورت دونوں کے نطفوں میں کسی سے نقص ہو یا مرد و عورت کے اعضاء تو والد و تاسل (Male and Female genital Organs) میں کوئی خرابی ہو تو وہ جوڑا بچے پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ طبی اصطلاح میں اس کو انفرٹیلٹی (Infertility) کہا جاتا ہے۔

اسلام نے ایک طرف اگر شادی کو انفرادی اعتبار سے انسان کیلئے باعث سکون قرار دیا۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: **وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً** (۸)
ترجمہ: اور اس کی نشانیوں میں سے یہ کہ اس نے تمہارے لئے تمہارے ہی نفسوں میں سے جوڑا پیدا کیا تاکہ تم اس سے سکون سے رہ سکو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت کا جذبہ پیدا کیا۔

تو دوسری طرف اسے اجتماعی اعتبار سے نوع انسانی کی حفاظت کے لئے ایک معاشرتی فرض قرار دیا، تاکہ شادی کے ذریعے نوع انسانی کی حفاظت کی جاسکے اور نوع انسانی کی حفاظت تبھی ممکن ہو سکتی ہے جب میاں بیوی بچہ پیدا کرنے کے قابل رہیں۔ اسی اجتماعی معاشرتی فرض کی طرف رغبت دلاتے ہوئے نبی کریمؐ نے سینکڑوں سال قبل ارشاد فرمایا تھا۔ **تَزَوُّجُ الْمَوْدُودِ فَانِي مَكَاتِرُ بَكْمِ الْأَمَمِ** (۹)

ترجمہ: ”محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے نکاح کیا کرو، اس لئے کہ میں تمہاری وجہ سے کثیر الامم نبی ہوں گا۔“

شادی کے بعد جب کوئی جوڑا بچے پیدا کرنے سے قاصر رہ جاتا ہے تو معاشرے کے تمام افراد کی نظریں ان

کی طرف ہو جاتی ہیں ان میں اس جوڑے کے دوست و احباب بھی ہوتے ہیں اور باہر کے لوگ بھی یہاں تک کہ سسرال والے بھی جب اپنی بہو کی گود کو بچے سے خالی پاتے ہیں تو وہ بھی اپنے بیٹے کے لئے دوسری شادی کا سوچنا شروع کر دیتے ہیں۔ کیونکہ ان کے خیال میں بانجھ پن کی تمام تر ذمہ داری لڑکی پر عائد ہوتی ہے اور یہی بانجھ پن (خواہ لڑکی کی طرف سے ہو یا لڑکے کی طرف سے) بعد میں کئی معاشی، معاشرتی اور اخلاقی مسائل کو جنم لیتی ہیں۔ ۱۹ ویں صدی میں میڈیکل سائنس نے بانجھ پن کی وجوہات کا پتہ چلایا اور ان اسباب کی نشان دہی کی جو بانجھ پن کا باعث بنتی ہے، اس کے ساتھ ساتھ اس کے لئے علاج اور ایسے طریقے بھی تجویز کئے جس کی بناء پر اب ایک عقیم جوڑے بھی بچے پیدا کرنے کے قابل ہو سکا ہے۔

بانجھ پن کیوں ہوتا ہے؟

- ۱۔ مرد و عورت کے اعضاء تولید و تناسل (Male and Female genital Organs) میں کوئی نقص (۱۰)
- ۲۔ مردانہ نطفہ کے اخراج کی نالی (Ductus Deference) یا پیشاب کی نالی (Urethra) کا کسی بیماری کے باعث بندش (۱۱)
- ۳۔ سرعت انزال (Pre Mature Ejaculation) جس کی وجہ سے مادہ منویہ اپنی مطلوبہ مقام تک نہیں پہنچ پاتا (۱۲)
- ۴۔ مردانہ نطفہ (سپرم سلز) کا غیر متحرک، کمزور یا بیکار ہونا (۱۳)

In Active/Defective and non Motile Sperm Cells

- (۵) زنانہ نطفہ (بیضہ) کے اخراج کی نالی قنات المیض (Fallopian Tube) (۱۴) کا کسی بیماری کے باعث بندش (۱۵) (ہمارے ہاں عام طور پر ٹی بی کی وجہ سے یہ نالی متاثر ہوتی ہے)
- (۶) زنانہ نطفہ (بیضہ) کا غیر متحرک کمزور یا بیکار ہونا (۱۶)
- (۷) بیضہ دان (Ovaries) میں کوئی خرابی (۱۷)
- (۸) رحم (Uterus) میں مخصوص قسم کی رسولی (Fibroids) (۱۸)
- (۹) رحم کا نطفہ الامشاج قبول کرنے سے انکار (۱۹)

انسانی بدن کے درج بالا نقصان کی بناء پر کسی بھی جوڑے کے ہاں بچوں کا پیدا ہونا محال ہے، لیکن بچوں کے لئے خواہش اور معاشرتی دباؤ کو ختم کرنے یا کم سے کم کرنے کے لئے طبی ماہرین نے اس پیچیدہ مسئلے کے حل کے لئے کاوشیں شروع کیں۔ تاکہ مصنوعی طریقے سے بچے کی پیدائش کو ممکن بنایا جاسکے۔

گزشتہ تیس سالوں کے تحقیق، لمبارڈی ورک اور اربون ڈالر فریج کرنے کے بعد بالآخر سائنسدان مصنوعی

طریقہ سے بچہ پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے، مصنوعی طریقے سے بچے کی پیدائش کے عمل کو طبی ماہرین نے ان وٹرو فریلائزیشن (In Vitro Ferti Zation) یعنی رحم کے باہر مصنوعی طریقے سے عمل بار آور کی کام دیا۔ اور عرف عام میں اس کو ٹیوب بے بی کا نام دیا گیا ہے۔^(۲۰)

سب سے پہلے ۱۹۷۰ء میں ایڈورڈ (Edward) سٹیو (Stephoe) اور پریڈی Purdy نامی سائنسدانوں نے لیبارٹری میں کامیابی کے ساتھ مردانہ اور زنانہ نطفوں کو ملایا۔ لیکن اس سے بچے کی پیدائش نہ ہو سکی۔^(۲۱) لہذا بچے کی پیدائش کو ممکن بنانے کے لئے تحقیق کے کام کو مزید تیز کیا گیا اور صرف آٹھ سال بعد ۲۵ جون ۱۹۷۸ء میں دنیا میں پہلی ٹیوب بے بی پیدا کی گئی، جس کا نام لوس براؤن (Louse Brown) رکھا گیا۔

یہ بچی جان براؤن (John Brown) اور اس کی بیوی لیزی براؤن Lasey Brown کے ہاں مصنوعی طریقے سے پیدا کی گئی۔

طب کی تاریخ میں اس عظیم کامیابی کا سہرے ڈاکٹر سٹیو Dr. Steptoe اور رابرٹ ایڈورڈ Rober Edward کے سر جاتا ہے۔ جنہوں نے کئی سال مسلسل تحقیق و جستجو اور لیبارٹری ورک کے بعد اس نامکن کو ممکن بنادیا^(۲۲)

مصنوعی طریقے سے حمل پیدا کرنے کے مدارج

EARLY STEPS FOR INVITRO FERTILIZATION

رحم مادر کو مصنوعی طریقے سے حمل کے قابل بنانے کے تین مدارج ہیں۔

- (۱) مصنوعی طریقے سے پختہ بیضہ حاصل کرنا۔
- (۲) مصنوعی طریقے سے مردانہ نطفہ حاصل کرنا۔
- (۳) ان حاصل شدہ دونوں نطفوں کا مصنوعی طریقے سے رحم کے باہر ملاپ^(۲۳)

ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے لئے نطفہ الرجل کے حصول کے ذرائع

- (۱) شوہر کے نطفہ سے (A.I.H.S)
- (۲) رضا کار کے نطفہ سے (A.I.D.S)
- (۳) شوہر و رضا کار دونوں کے مخلوط نطفوں سے (A.I.H.D.S)

رحم کے باہر مصنوعی طریقے سے عمل بار آور کی مختلف طریقے

Different Types of in Vitro Fertilization/Test Tube Baby

- (۱) مصنوعی طریقے سے نطفہ الرجل کا رحم میں داخل کرنا۔

اس مصنوعی طریقہ، حمل میں پہلے سے حاصل شدہ مردانہ نطفہ (سپرم سلز) کی انجکشن کی مدد سے رحم میں اس وقت ڈال دیا جاتا ہے۔ جب عورت حیض سے پاک ہونے کے بعد اس کے نطفے (بیضہ) کے اخراج کا وقت ہوتا ہے، عام طور پر طہر کے پہلے ہفتے کے بعد آئندہ دو تین دنوں میں کسی بھی وقت بیضہ خارج ہوتا ہے، اور یوں اس بیضے کے ساتھ پہلے سے حاصل شدہ مردانہ نطفہ انجکشن کے ذریعے رحم میں داخل کر کے نطفہ الامشاج (Zygote) بنادیا جاتا ہے^(۲۴)

(۲) پردہ صفاق کے درمیان سے ہو کر براہ راست نطفہ الرجل کا داخل کرنا:

Direct Intra Peritoneal Insemination (D.I.P.I)

اس مصنوعی طریقہ میں عورت کی شرمگاہ کے انتہائی آخری حصہ (Posterior Fornix of Vagina) میں انجکشن کے ذریعے پہلے سے حاصل شدہ نطفہ الرجل کو پیٹ کے زیرین حصہ (Pelvic Cavity) میں ڈال دیا جاتا ہے، جہاں سے وہ خود رحم کے باہری سے قنات المیض میں داخل ہو کر وہاں پہلے سے موجود بیضہ سے مل نطفہ الامشاج (Zygote) بنادیتا ہے۔ اور پھر نیچے رحم میں اتر کر عمل تخلیق (Reproduction) شروع کر دیتا ہے۔^(۲۵)

(۳) مردانہ و زنانہ نطفوں کا قنات المیض میں داخل کرنا۔

Gamete Intra Fallopian Transfeer (Gift)

اس مصنوعی طریقے میں ایک آلہ (جن کو لپھر و سکوپ Labaroscope کہتے ہیں) کی مدد سے پہلے سے حاصل شدہ مردانہ و زنانہ نطفوں کو ناف کے نیچے پیٹ میں چھوٹا سا سوراخ کر کے قنات المیض میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اور وہاں یہ دونوں نطفے آپس میں مل کر نطفہ مخلوط کی شکل اختیار کر لیتے ہیں، جس سے بعد میں تخلیق کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔^(۲۶)

(۴) بار آور بیضہ کا قنات المیض میں داخل کرنا:

Zygote Intra Fallopian Tarnsfer (ZIFT)

اس طریقے میں پہلے سے حاصل شدہ مردانہ و زنانہ نطفوں کو رحم کے باہر ملا دیا جاتا ہے، مردانہ نطفہ سے جب بیضہ بار آور ہو جاتا ہے، تو پھر لپھر و سکوپ کی مدد سے اس بار آور بیضے کو قنات المیض میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔^(۲۷)

(۵) رحم کے باہر خوشے سے بنے ہوئے پلیٹ میں مصنوعی طریقے سے نطفہ الامشاج بنانا:

In Vitor Fertilization (IVE)

اس طریقے میں نطفہ المرأة (بیضہ) پہلے سے حاصل کر کے اس کو خوشے کے ایک مخصوص پلیٹ میں رکھ دیا جاتا ہے۔ پھر مصنوعی طریقے سے حاصل شدہ مادہ منویہ میں سے تقریباً ایک لاکھ تخلیقی خلیے (Spermacells) اس بیضے کے ساتھ چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ لاکھوں مردانہ تخلیقی خلیوں میں سے صرف ایک خلیہ بیضہ کو بار آور بنادیتا ہے۔ ایک رات گزرنے کے بعد یہ (Zygote) دو خلیوں میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اڑتالیس گھنٹے کے بعد یہ بار آور بیضہ چار خلیوں میں

تبدیل ہو جاتا ہے۔ جسکو طبی اصطلاح میں Cleavage کہا جاتا ہے (۲۸) اسکے بعد اس کو آنکشن کی مدد سے فرج کے راستے رحم میں چھوڑ دیا جاتا ہے جہاں یہ خود بخود رحم کے ساتھ چپک کر علقہ کے مرحلے میں داخل ہو جاتا ہے۔ (۲۹)

سائنسی ایجادات و انکشافات کی بدولت جہاں انسان کو بے شمار سہولتیں ملیں جہاں اس کے بہت سارے مسائل و مشکلات حل کئے وہاں انہیں ایجادات نے انسان کو ایسے گھمبیر مسائل میں بھی الجھا دیا جس کو سلجھانے کے لئے خود سائنسدان بھی حیران و پریشان ہیں۔ (۳۰)

ان سائنسی ایجادات نے ایسے معاشی، معاشرتی، قانونی اور اخلاقی مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ جس نے ماہرین معاشیات، ماہرین عمرانیات، قانون دانوں اور مذہبی رہنماؤں کے تمام اصولوں اور اخلاقی پابندیوں کو تہس نہس کر کے رکھ دیا ہے۔

سٹ ٹیوب بے بی ان چند سائنسی ایجادات میں سے ایک ہے۔ جس کی وجہ سے معاشرے میں بہت سارے معاشی، معاشرتی اور اخلاقی مسائل نے جنم لیا۔ (۳۱)

ابتداء میں سائنسدانوں نے سٹ ٹیوب بے بی پیدا کرنے کیلئے صرف اپنے شوہر کے نطفہ کو استعمال کرنا شروع کیا لیکن جلد ہی نہ صرف غیر مردوں کے نطفوں کا استعمال شروع ہوا، بلکہ مردوں کے نطفے کی خرید و فروخت کا مذموم کاروبار بھی شروع ہوا اور ان نطفہ دینے والوں کو DONOR یعنی رضا کار کے نام سے موسوم کر دیا گیا، اور اسکے لئے یہ عجیب منطق پیش کیا جانے لگا کہ کسی دوسرے کے بچے کو گود لینے سے بہتر یہ ہے کہ ایک ایسے بچے کو جنم دیا جائے جس میں کم از کم نصف نطفہ تو اپنا ہوتا ہے۔ (۳۲)

اسی طرح بیوی کے بیضہ دان کے بیکار ہونے کی صورت میں پرانی عورت کا بیضہ لے کر اپنی بیوی کے رحم میں بار آور کیا جانے لگا۔ اور یوں اس معاشرے کے برائے نام شرفاء کے ہاں حرامی بچے پیدا کئے جانے لگے۔

مغرب کے سرمایہ دارانہ ذہن نے ہر اس کام کو جائز قرار دیا جس میں کسی نہ کسی شکل میں دولت سمیٹنے کے اسباب ہوں یہی وجہ ہے کہ مغرب کے مادر پدر آزاد معاشرے نے رحم مادر کو بھی نہیں بخشا اور اسے بھی کمائی کا ایک ذریعہ بنا دیا، گزشتہ چند سالوں سے مغرب میں تاجیر الرحم (رحم کرائے پر دینا) کا گھناؤنا کاروبار شروع ہو چکا ہے۔ ہوتا یوں ہے کہ جب کوئی شادی شدہ جوڑا نارمل طریقے سے بچہ پیدا کرنا نہیں چاہتا یا کسی بیماری کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو تو وہ جوڑے اپنے نطفوں کے لئے کسی پرانی عورت کے رحم کو کرائے پر حاصل کر لیتا ہے۔

امریکہ میں رحم کرائے پر حاصل کرنے کے لئے باقاعدہ ڈیلر ہوتے ہیں۔ جو ۱۵ ہزار امریکی ڈالر کے بدلے ۹ ماہ کے لئے خواتین کے رحم کرائے پر دیتے ہیں۔ لیکن اگر ڈیلر کے واسطے کے بغیر براہ راست کسی خاتون کا رحم کرائے پر حاصل کیا جائے۔ تو پھر اسے ۱۰ ہزار ڈالر ادا کئے جاتے ہیں۔ (۳۳)

جب سائنس اور ٹیکنالوجی کو اخلاقی اقدار سے الگ کر لیا گیا اور جماعت کے بجائے فرد کو اہمیت دی جانے لگی تو سائنس نے ترقی تو کی لیکن یہ ترقی فیضانِ ساوی سے محروم رہی اور فیضانِ ساوی سے محروم ہونے کی بناء پر یہ ترقی بنی نوع انسان کی مجموعی بھلائی کے کام نہ آئی (۳۴)

لیکن اس کے باوجود عقل کے اندھوں کو ان قباحتوں اور ہولناکیوں میں بھی اپنا معاشرہ تہذیب یافتہ نظر آتا ہے۔
معزز ارباب علم دانش!

تاجیرِ الرحم کی صورت میں بننے والی حاملہ کو سروجیٹ ماں (Surrogate Mother) کے نام سے موسوم کر دیا گیا ہے۔ جس کے لئے عربی میں الام البدیلۃ کی اصطلاح وضع کی گئی ہے۔ (۳۵)

تاجیرِ الرحم کا پیشہ اتنی خطرناک شکل اختیار کر چکا ہے کہ اٹلی میں ایک عورت نے اپنے پہلے شوہر سے ہونے والی بیٹی کے رحم میں اپنا اور اپنے دوسرے شوہر کا نطفہ مصنوعی طریقے سے ڈال کر اسے حاملہ بنا دیا۔ اور یوں ایک بیٹی کے رحم میں سے ایک ایسا لڑکا پیدا کیا گیا۔ جو نسب کے اعتبار سے تو اس کا بھائی تھا، لیکن وضع حمل اور رحم کی مناسبت سے اس کا بیٹا بنا (۳۶) اور یوں اخلاقیات کے تمام اصولوں کی دھجیاں اڑادی گئیں۔

محترم اصحاب علم و فضل:

ٹیسٹ ٹیوب بے بی، تاجیرِ الرحم اور الام البدیلۃ (سروجیٹ ماں) نے اسلامی معاشرے میں بہت سارے نئے فقہی مسائل کو جنم لیا ہے۔

اور بنوں فقہی کانفرنس میں شریک علماء کرام سے بجا طور پر یہ توقع کی جا رہی ہے وہ سر جوڑ کر ان نئے مسائل کیلئے قرآن و سنت کی روشنی میں ایسے جامع حل نکالنے کی کوشش کریں گے جن کی بدولت امت مرحومہ کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے میں مدد ملے گی۔

حضرات گرامی!

اب میں آپ کی خدمت میں چند سوالات پیش کرنا چاہتا ہوں آپ حضرات کوئی حتمی رائے دینے سے قبل اس موضوع کے تمام پہلوؤں کو مد نظر رکھیں۔

سوالات:

۱۔ کیا انتہائی مجبوری کی حالت میں ایک جوڑے کو اپنے ہی نطفوں سے ٹیسٹ ٹیوب بے بی پیدا کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے؟ (یاد رہے کہ شیخ الازہر نے میاں بیوی کے نطفوں سے ٹیسٹ ٹیوب بے بی پیدا کرنے کو جائز قرار دیا ہے) ۳۶

۲۔ کیا شوہر کے علاوہ رخصت کرنے والے کے نطفے سے پیدا ہونے والے بچے کو والدین کا اطلاق ہو سکتا ہے؟

- ۳۔ اگر یہ بچہ ولد الزنا ہے تو حد کس پر جاری کیا جائے گا؟ بچہ جتنے والی عورت پر یا رضا کار پر؟
- ۴۔ کیا رضا کار کے نطفہ سے پیدا ہونے والا بچہ پرورش، نفقہ اور وراثت میں حقیقی اولاد کی طرح ہو گا یا نہیں؟
- (یاد رہے کہ برطانوی قانون کے تحت رضا کار کے نطفہ سے پیدا ہونے والا بچہ حق وراثت سے محروم قرار دیا گیا ہے۔ (۳۷)
- ۵۔ کیا شرعاً تاجیر الرحم جائز ہے؟ اگر ناجائز ہے تو کیا ایسی عورت پر حد جاری کیا جاسکے گا یا نہیں؟
- ۶۔ کیا ایک شادی شدہ عورت شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے رحم کی بنگ کر سکتی ہے؟
- ۷۔ اگر شوہر اپنی بیوی کو تاجیر الرحم کی اجازت دے تو اس صورت میں پیدا ہونے والے بچے کا اس عورت کے حقیقی بچوں سے رشتہ کیا ہوگا؟
- ۸۔ ایک کثیر العیال عورت کا کوئی ذریعہ روزگار نہیں اور وہ اپنا اور بال بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے بدکاری کرتی ہے کیا بدکاری سے بچنے کے لئے وہ اپنا رحم کرائے پر دے سکتی ہے؟
- ۹۔ کیا ایک شوہر اپنی دو بیویوں میں سے ایک کا بیضہ لے کر دوسری بیوی کے رحم میں ڈال سکتا ہے؟
- ۱۰۔ کیا شرعاً نطفوں (مردانہ و زنانہ) کی خرید و فروخت کی اجازت دی جاسکتی ہے؟ اگر نہیں تو نطفوں کی خرید و فروخت کرنے والوں کے لئے تعذیر کیا ہوگی؟
- ۱۱۔ کیا ایک عورت اپنے رحم میں بیک وقت دو بچے پیدا کرنے کے لئے اپنے نطفہ الامشاج کے علاوہ غیروں کا نطفہ الامشاج داخل کر سکتی ہے اور ان دونوں بچوں کا آپس میں رشتہ کیا ہوگا؟

حواشی

- An Introduction to Embryology P:7 (۱)
- Foundation of Embryology PP:S-7 (۲)
- The Developing Human P:9 (۳)
- (۴) دیکھئے حوالہ نمبر ۲ (۵) دیکھئے حوالہ نمبر ۲ (۶) الحجرات ۱۳:۴۹
- (۷) مسند احمد ۱:۳۶۵ (۸) الروم ۲۱:۳۰
- (۹) (الف) سنن ابوداؤد کتاب النکاح (ب) سنن نسائی کتاب النکاح
- Clinical Embryology P:۹ (۱۰)
- Gynaecology Illustrated PP:466 -468 (۱۱)

Journal of American Association for the Advancement of

Science, 1962, P147

Year Book of Obstetrics and Gynaecology 1977, P:351

(۱۲)

- (۱۳) دیکھئے حوالہ نمبر ۱۱۔
- (۱۴) Text book of obstetrics and gynaecology P:559
- Fundamentals of Obstetrics and Gynaecology PP:21-29
- (۱۵) ایضاً (۱۶) دیکھئے حوالہ نمبر ۱۱ ص ۴۶۲
- (۱۷) Science, Journal (Sci,J) London 6:37, 1970
- (۱۸) دیکھئے حوالہ نمبر ۱۱ ص ۴۵۸ (۱۹) دیکھئے حوالہ نمبر ۱۲
- (۲۰) Gynaecology By Ten Teachers P:234 (۲۱) ایضاً
- (۲۲) خلق الانسان بين الطب والقرآن ص: ۵۲۷. ۵۳۰ المجتمعة. مجلة الاسلامية جمادى الآخرة ۱۴۱۰ھ ص: ۴۶. ۴۸. (۲۳) دیکھئے حوالہ نمبر ۲۰
- (۲۴) (الف) دیکھئے حوالہ نمبر ۱۲۔ (ب) ایضاً حوالہ نمبر ۲۰
- (۲۵) (الف) Principles of Gynaecology PP:604-606 (ب) دیکھئے حوالہ نمبر ۲۰
- (۲۶) دیکھئے حوالہ نمبر ۱۲ (ب) ایضاً حوالہ نمبر ۲۰ (۲۷) دیکھئے حوالہ نمبر ۱۰
- Invitro Fertilization / Embryo Transfer in the United States in 1985, Fertile Sterile (jr)
- (۲۸) دیکھئے حوالہ نمبر ۲۰ ص ۲۳۶
- (۲۹) Proceeding of World Congress of in vitro Fertilization and Alternate Assisted Reproduction, 1989
- (ii) To be or not to be ? That is conception! Managing in-Vitro Fertilization Programs, 1990
- (۳۰) مقدمہ سائنس و مسائل امروز و ۴۰-۴۱ (۳۱) دیکھئے حوالہ نمبر ۲۲
- (۳۲) دیکھئے حوالہ نمبر ۱۲۔ ایضاً حوالہ نمبر ۲۵
- (۳۳) دیکھئے حوالہ نمبر ۲۲ (ب) طبی فقہی مسائل و رکشاپ خطبہ افتتاحیہ۔ ملک معراج خالد ریکٹر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی
- (۳۴) ۳۰ جون سنہ ۱۹۹۵ء
- (۳۵) Medical Dictionary (english to Arabic) under the heading "surrogate"
- (ii) Lets be honest with one another, the in vitro fertilization pregnancy rate.....
- Fertile Steril (Jr) 1985:43 : 511-3
- (۳۶) دیکھئے حوالہ نمبر ۲۲ (۳۷) دیکھئے حوالہ نمبر ۲۵ ص: ۶۰۶

مراجع و مصادر

- ۱۔ قرآن کریم۔
- ۲۔ ابوداؤد و سلیمان بن الاشعث بجستانی، سنن ابوداؤد، مکتبہ امدادیہ مکتان
- ۳۔ ابی عبد الرحمن احمد بن شعیب التسانی، سنن نسائی، مکتبہ سلفیہ لاہور
- ۴۔ امام احمد بن حنبل، مسند احمد دار الفکر بیروت۔
- ۵۔ طبی فقہی مسائل (ورکشاپ) منعقدہ زیر اہتمام شعبہ فقہ و قانون بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام آباد ۲۸-۳۰ جون ۱۹۹۵ء
- ۶۔ عبدالرؤف نوشہروی۔ سائنس اور مسائل امروز۔ آل انجیریشن کانفرنس کراچی ۱۹۸۲
- ۷۔ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی۔ جدید فقہی مسائل، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
- ۸۔ محمد علی البار۔ خلق الانسان بين الطب والقرآن. الدار السعودية للنشر والتوزيع سعودی عربیہ ۱۹۸۸ء
- ۹۔ المجتمعة۔ مجلة الاسلامية جمادى الآخرة ۱۴۱۰ھ لجنۃ المدعوق الاسلامیہ۔ کعبہ

- ۱۰۔ میڈیکل ڈسٹنری (انگلش۔ عربی) محمد یوسف الحی مکتبہ العربیہ لبنان۔
- ۱۱۔ American Journal of obstet and gynecol Vol:166- No I Part I January 1997.
- ۱۲۔ Austin C.R, The egg and fertilization, Sei, J (London) 6:37,1970
- ۱۳۔ Behrman S.J (etc) Progress in infertility 3rd edition 1988, Bostan,
- ۱۴۔ Bradley M. Pattan, Foundation of embryology, M.C Graw Hill Book Co London 1964
- ۱۵۔ B.I Bailansky, An introduction to Embryology, Hott. Saundors Newyork, 1981
- ۱۶۔ Bishop, D-Sperm Motility, Physiol Rev 42:1,1962
- ۱۷۔ Derek. L Jones, Fundamentals of Obstetrics and Gynaecology Vol. 2 (5th Edition 1990) English Language book society London.
- ۱۸۔ Dew Hursts, Text book of obstetrics and gynaecology (5th edition 1995, Marston book Service Ltd Oxford.
- ۱۹۔ Gavan (etc) Gynaecology illustrated (4th edition) Churchill Living stone.
- ۲۰۔ H.M. Carey, Clinical uses of Female sex steroids, Buttor worth Sydney, 1978
- ۲۱۔ Insler V and Lunenfeld B. Infertility: Male and Female, Churechill Living stone Newyork, 1986
- ۲۲۔ Jeffcoate, Principles of Gynaecology (4th Edition) Butter worth sydney.
- ۲۳۔ Jeoffrey V. P, Chamber Lain, Gynaecology By ten teachers (16th Edition 1995) ELBS. The bath Press Avon.
- ۲۴۔ Keith. L.Moore, The Developing Human, W.B. Saundors Co.London, 1983
- ۲۵۔ Medical Research International, the American - Fertility Society Special Interest group, IVF. Embryo transfer in the U.S.A 1985, 1986, 1987, 1988
- ۲۶۔ Pitkin, 1977 year book of obstetrics and Gynaecology; Year book Medical Publishers INC London.
- ۲۷۔ Proceeding of the 4th world congress of IVF and Alternate Assisted Reproduction, Jerusalem, 1989.
- ۲۸۔ Ricard. S.Snell, Clinical Embryology (3rd Edition 1983) Lille Brown Co. Bostan.
- ۲۹۔ Soules Mr. The in Vitro Fertilization Pregnancy Rate, Let us be honest with one an other, Ferti! steril 1985:43 :511-3
- ۳۰۔ Spermatozoon Motility Publication No 72 (J.A.A.A.S) Washington D.C.1962
- ۳۱۔ Wood C & trounson, A (1989) (eds) Clinical in vitro fertilization (2nd edition) London.
- ۳۲۔ World Health Organization (1987). WHO Labortory Manual for the examination of Human Seman, Cambridge University Press.